اس ترجمہ شدہPDS کی بنیاد12مارچ2018 کے انگریزی ورژن پر رکھی گئی ہے۔

ایشیائی ترقیاتی بینک

پاکستان : دریائے راوی کے ماحولیاتی نظام کی ازسرنو بحالی

پراجیکٹ کا نام	دریائے راوی کے ماحولیاتی نظام کی ازسر نو بحالی
پراجیکٹ نمبر	51324-001
ملک	پاکستان
پراجیکٹ کی کیفیت	فعال
پراجیکٹ کی قسم/ معاونت کا طریقہ کار	تکنیکی معاونت
فنڈنگ کا ذریعہ/رقم	**تکنیکی معاونت9463-PAK: دریائے راوی کے ماحولیاتی نظام کی ازسرنو بحالی**
	تکنیکی معاونت کا خصوصی فنڈ 460,000.00ڈالر
	واٹر فنانسنگ پارٹنرشپ سہولت کے تحت ملٹی ڈونر ٹرسٹ فنڈ 200,000.00ڈالر
	عوامی جمہوریہ چین کا غربت میں کمی اور علاقائی تعاون فنڈ 550,000.00ڈالر
اسٹریٹجک ایجنڈا	ماحولیاتی لحاظ سے پائیدار ترقی جامع معاشی نمو علاقائی ارتباط
تبدیلی کے محرکات	نظم و نسق (گورننس) اورصلاحیت سازی علمی حل شراکت داریاں
شعبہ /ذیلی شعبہ	**زراعت، قدرتی وسائل اور دیہی ترقی۔** پانی پر مبنی قدرتی وسائل کا انتظام صحت۔ صحت کے شعبے کی ترقی اور اصلاحات صنعت و تجارت۔چھوٹے اور درمیانے اداروں کی ترقی سرکاری شعبہ کا انتظام وانصرام۔ پبلک ایڈمسٹریشن پانی و دیگر شہری انفراسٹرکچر اور خدمات۔ اربن پالیسی،ادارہ جاتی اور صلاحیت سازی
صنفی مساوات اور مرکزی دھارے میں شمولیت	بعض صنفی عوامل ہیں
تفصیل	1۔ مجوزہ معلومات اور تکنیکی معاونت (TA) 18ماہ تک کام کریں گے اور صوبہ پنجاب ،پاکستان کے دریائے راوی کےلیے اقدام اور اس کی بحالی کے لیے ایک منصوبہ تیار کرے گا۔ دریا کا احاطہ شہری ، صنعتی اور زرعی کچرے کے باعث بہت زیادہ آلودہ ہو چکا ہے جس کی وجہ سے انسانی صحت،خوراک اور پانی کے تحفظ کے خطرات پیدا ہورہے ہیں ۔ یہ خطرات حکومت اور معاشرے کی جانب سے فوری اقدامات نہ اٹھانے کے باعث بڑھتے جارہے ہیں ۔ تکنیکی معاونت کی مددسے آلودگی کے مسائل کا جائزہ لیا جائے گا ، اداروں کی خامیوں کی نشاندہی کی جائے گی ۔ اس سلسلے میں آگاہی پیدا کی جائے گی اور ایک طویل المیعاد منصوبہ تیار کیاجائے گاتاکہ تفصیلی سرمایہ کاری کی سفارشات کے ساتھ دریائے راوی کے لیے اقدام کرتے ہوئے اس کی بحالی کی جاسکے ۔ 2۔ تکنیکی معاونت پاکستان کے لیے ایشیائی ترقیاتی بینک کے ملکی آپریشنر کے بزنس پلان 2018-2020میں شامل ہے۔ یہ ADBکی ملکی شراکت داری حکمت عملی 2015-19کے مطابق ہے جس میں گندے پانی کو صاف کرنے ، دریا کے احاطے کے انتظام وانصرام اورآلودگی پر قابو پانے کے لیے معاونت شامل ہے ۔ تکنیکی معاونت (TA)کی درخواست پنجاب کے ماحولیاتی تحفظ کے ادارے (EPD)نے پنجاب منصوبہ بندی وترقیاتی بورڈ اور وفاقی حکومت کے اقتصادی امور ڈویژن (EAD)کے ذریعے جولائی 2017میں کی تھی اور

نومبر 2017میں Aide-Memoireکے ذریعے اس کی تصدیق کی تھی ۔

پراجیکٹ کی خصوصیات اور اس کا ملکی /علاقائی حکمت عملی سے تعلق

3۔ دریائے راوی ،دریائے سندھ کے نظام کے 6سرحدپاردریاؤں میں سے ایک ہے ۔ یہ شمالی مغربی بھارت میں ہمالیہ سے شروع ہوتا ہے اور مشرقی پاکستان کےساتھ بہتا ہے ۔ یہ دریا، دریائے چناب میں اور اس کے بعد سندھ میں شامل ہوجاتاہے جوبحیرہ عرب کی طرف بہتا ہے ۔ پاکستان کے اندر دریاکے ساتھ تقریباً50 ملین لوگ آباد ہیں۔ ان میں پنجاب کے بڑے شہروں لاہور(11ملین آبادی) اورفیصل آباد (4ملین آبادی) اور تقریباً70فیصد دوسرے شہری علاقوں کی شہری آبادی شامل ہے۔ دریا کا بہاؤ خشک موسم میں 10کیوبک میٹر ز فی سیکنڈ تک کم ہوجاتاہے جبکہ بارشوں کے موسم میں اس کا بہاؤ 10,000کیوبک میٹرز فی سیکنڈتک پہنچ جاتا ہے ۔

4۔ یہ دریا ماحولیاتی نظام کے لیے اہم خدمات فراہم کرتا ہے جس سے پنجاب کی معیشت کو مدد ملتی ہے، یہ دریا پنجاب کے اندر سندھ طاس آبپاشی نظام جو دنیا کا سب سے بڑا آبپاشی کا نظام ہے، میں بھی حصہ ڈالتا ہے اور2.9 ملین ہیکٹرز زرعی زمین جو پاکستان کی کل زرعی کاشت تقریباً30فیصد ہے،اس کو سیراب کرتاہے ۔ اس دریا میں دوسری جنگلی حیات کے ساتھ ساتھ مچھلیوں کی 31انواح موجود ہیں جو پنجاب کے دیہات میں مقیم غریبوں کو روزگار مہیا کرتی ہیں۔ اس کا ایک حصہ جو شہر لاہور میں بہتا ہے، وہ لاہور کے رہائشیوں کے لیے تفریحی اورثقافتی اہمیت کا حامل ہے ۔

5۔ شدید آلودگی ۔اپنی معاشی اہمیت کے باوجود یہ دریا1990 کی دہائی کے بعد سے انتہائی آلود ہوچکا ہے ۔پنجاب میں شہروں ، صنعتوں او ر زرعی علاقوں کوبغیر کسی مؤثر اسٹرکچر کے جو ان کے آلودہ او رگندے پانی کا انتظام وانصرام کر سکے اور بغیر کسی منصوبہ بندی اور پالیسی کے بنایا گیا۔ یہ مسئلہ دریائے راوی کے لیے کوئی نیا نہیں ہےلیکن اس کی بڑھتی ہوئی آبادی حد سے زیادہ فارمز، شہراور صنعتوں کے قیام کے باعث یہ مسئلہ شدید تر ہوگیا ہے۔ پاکستان صرف ایک فیصد گندے پانی کو صاف کرتا ہے ۔ ملکی شراکت داری کی حکمت عملی کے مطابق پاکستان کا ماحولیاتی انتظام وانصرام انتہائی کمزور اور غیر مؤثر ہے جس کی بنیادی وجوہات میں پالیسی اورریگولیٹر ی نظام کی ناکافی نگرانی اور عمل درآمد، تکنیکی اورصلاحیت کی خامیاں ، عوام میں آگاہی کی کمی اور ناکافی سرمایہ کاری شامل ہیں۔

6۔ دریا میں آلودگی اور اس سے پیدا ہونے والے صحت کے مسائل کو مناسب دستاویزی شکل نہیں دی جاتی ۔ EPDپنجاب کی رپورٹ 2009 کے مطابق لاہور میں یہ دریائی حیاتیاتی حوالے سے مر چکا ہے(مثال کے طور پرحل پذیر آکسیجن کا نہ ہونا) ۔رپورٹ میں بتایا گیا کہ اس دریامیں آلودگی کے بڑے ذرائع مثلاًگھروں کا کچرا، صنعتی کچرا ، زرعی کچرا اور ٹھوس کچرا شامل ہورہے ہیں ۔ ورلڈوائیڈفنڈ برائے نیچر پاکستان کی 2014 کی ایک رپورٹ نے لاہور کے قریب دریا کی صورتحال کا جائزہ لیا جہاں زیادہ ترشہری پانی ک انکاس اور صنعتی کچرا نکلتاہے۔بات اس نتیجے پر پہنچ چکی ہے کہ راوی پنجاب کا آلودہ ترین دریاہے۔

7۔ اہم خطرات۔ ڈیٹا کی کمی کے باوجود ماہرین متفق ہیں کہ آلودگی کے باعث صحت ، ماحول ، خوراک اورپانی کے تحفظ کے شدید مسائل پیدا ہورہے ہیں جس سے پنجاب کی معیشت متاثر ہورہی ہے اور غربت میں اضافہ ہورہا ہے ۔پاکستان کونکاسی آب اورگندے پانی کے ناقص انتظام وانصرام کے باعث 2006 میں مجموعی ملکی پیداوار کا 3.9 فیصد کانقصان ہواجس میں سے 90فیصدتقریباًصحت سے متعلق تھا۔ 2015 میں پنجاب میں تمام بیماریوں کا 50فیصدآلودہ پانی کے باعث ہوئیں۔ پاکستان میں پانی کے ناکافی ذرائع ہیں اور پانی کے ناقص معیار نے اس مسئلے کو مزید بڑھا دیا ہے ۔ مثال کے طور پر کاشتکار اپنی فصلوں کو آلودہ پانی سے سیراب کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جس سے محفوظ خوراک کی قلت پیدا ہوجاتی ہے اور آلودہ پانی سے سیراب ہونے والی فصلوں میں نقصان دہ کیمیائی مواد پیدا ہوجاتا ہے۔ مچھلیاں اوردوسری جنگلی حیات اس دریا میں زندہ نہیں رہ سکتیں جس کے نتیجے میں غریب دیہاتی لوگ خوراک کے اہم ذرائع اور اپنے روزگار سے محروم ہوجاتے ہیں ۔ دریاکی تفریحی اور ثقافتی قدر میں کمی آئی ہے اور میڈیا رپورٹس میں اس کو کچرا جمع کرنے والا گڑھا قرار دیا جارہا ہے۔اس طرح آلودگی پانی کے مقامی سپلائرز کی معیشت پر بھی براہ راست اثر انداز ہوتی ہے ۔ مثال کے طور پر لاہور میں نکاسی آب کے ادارے واسا کو اطلاعات کے مطابق کم گہرائی میں آلودہ پانی کی موجودگی کے باعث 200میٹر کی گہرائی سے پانی نکالنا پڑتا ہے جس سے ان کے اخراجات میں اضافہ ہورہا ہے ۔

8۔ پاکستان دُنیا کے ماحول کے خطرات سے دوچار ممالک میں شامل ہے اور موسمیاتی تبدیلی سے دریاؤں کے بہاؤ میں کمی بیشی ہوسکتی ہے جس کے باعث سیلاب اور خشک سالی کاخطرہ بڑھ سکتا ہے ۔علاقائی موسمیاتی تبدیلی کے ماڈلز پیش گوئی کر رہے ہیں کہ رواں صدی کے وسط تک بارشوں میں کمی بیشی، گلیشیرز پگھلنے اوربڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے باعث پانی کی طلب میں اضافے سے دریاؤں کی موسمی بہاؤ میں تبدیلی آسکتی ہے ۔ موسمیاتی تبدیلی سے شدید سیلاب یا شدید خشک سالی کاخطرہ بڑھ سکتا ہے جس سے دریا

کے آس پاس رہنے والی 50ملین کی آبادی کو شدید معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔خشک سالی اور دریاؤں کے بہاؤ میں کمی سے دریاؤں میں آلودگی بڑھ سکتی ہے جبکہ سیلاب آنے سے آلودہ مٹی اور آلودہ پانی دریاؤں میں آنے کے باعث بھی آلودگی بڑھ سکتی ہے۔

9۔ مطلوبہ اقدامات ۔ حکومت اور معاشرے کی طرف سے فوری اقدامات نہ اٹھانے سے مسائل شدید تر ہوجائیں گے حکومت کو پالیسیاں ، ادارے اور قواعد وضوابط بنانے کی ضرورت ہے تاکہ دریا میں پانی کے معیار کے انتظام وانصرام کو بہتر بنایا جاسکے ۔ پنجاب کے شہروں ، صنعتوں اور زرعی علاقوں میں آبادی پر قابو پانے کے بنیادی ڈھانچے اورخدمات میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے۔موسمیاتی تبدیلی کے باعث بہاؤ میں بڑھتے ہوئے اتارچڑھاؤ اوردریا کے کم ہوتے ہوئے بہاؤ کو کنٹرول کرنے کے لیے بھی پالیسوں اورسرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

10۔ پنجاب نے اپنی ماضی کی ناکامیوں کو دوہرانے سے اجتناب کرنے کے لیےADBسے معاونت لینے کے لیے درخواست کی ہے ۔ دریائے راوی میں آلودگی کم ازکم 1995کے بعد سے ایک اہم مسئلہ رہا ہے ۔2002 سے 2012 تک پانی کے محکمے کے متعلق دو قومی حکمت عملیوں میں دریا کو صاف کرنے پر زوردیا گیا اور ان میں سرمایہ کاری کی تجاویز کو بھی شامل کیاگیا لیکن ان پر عمل درآمد نہیں کیاگیا۔ 2009 میں جاپان کے بین الاقوامی تعاون کے ادارے (JICA)کے مالی تعاون سے حکومت کی طرف سے گندے پانی کو صاف کرنے کے لیے فیز یبلٹی اسٹڈی تیار کی گئی جس میں 413 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کی تجویز دی گئی جبکہ اس طرح کی ایک او راسٹڈی جو 2011 میں ایک فرانسیسی کنسلٹنٹ نے تیار کی تھی ،میں 118ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کی تجویز پیش کی گئی ۔ ان میں سے کوئی پراجیکٹ آگے نہ چل سکا۔ (Footnote13)۔ 2012 میں لاہور ہائی کورٹ نے دریا کو صاف کرنے کے لیے راوی ریورکمیشن قائم کرنے کا حکم دیا تھا۔کمیشن نے صورتحال کا جائزہ لیا اور ایک رپورٹ تیار کی جس میں پہلے قدم کے طور پر ایک کم قیمت (5لاکھ ڈالر)کا Bioremediation پلانٹ لگانے کی سفارش کی گئی ۔ تاہم اس کے فوراً بعد لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے دریا کےلیے 3ارب ڈالر کا وائر فرنٹ اربن ڈویلپمنٹ پراجیکٹ تیار کرنے کی تجویز دی جو مزید ماحولیاتی مسائل پیدا کر سکتا تھایہ ادارے اس مسئلے کو عدالت میں لے گئے ہیں اور اس پر پیش رفت رُک چکی ہے ۔

11۔ تکنیکی اور ادارہ جاتی رکاوٹوں نے اس کامیابی کو روک دیا۔ حکومت نے اعداد و شمار اور شعور کی کمی کی وجہ سے آلودگی کے خطرات،اثرات اور آلودگی کو کم کرنے کے لیے موثر طریقے کو ترجیح دیتے ہوئے جدوجہد کی ہے۔مسئلے کو حل کرنے کےلیے ایک مربوط باہمی تعاون کی ضرورت ہے،جیسے ملٹی اسٹیک ہولڈرز کا آلودگی میں کمی کےلیے مختلف ذرائع میں تعاون،بشمول دریا کے پاس واقع شہروں اوران شہروں میں مقامی حکومتوں، صنعتوں اور شہری سروس فراہم کرنے والے شامل ہیں۔دریائے راوی بیسن مینجمنٹ ایجنسی یا اس کے مساوی نہیں جو اس کے بہت سے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ رابطہ کر سکے جیسا کہ پیرا 10 میں متنازعہ آبی آلودگی اور واٹر فرنٹ ڈیلوپمنٹ جیسے معاملات پر کوئی فیصلہ کرسکے ۔

12۔آلودگی کے بحران پر عوام میں شعور اجاگر کرنے کےلیے پنجاب حکومت نےEPD میں انوائرمنٹل منیجرزکو تعینات کیا ہے جو ADB کے تعاون سے دریا کے لیے اقدامات اٹھانے کے حوالے سے پُرعزم ہیں۔EPD نے پہلے سے ہی اس سلسلے میں معاونت کرنے کے لیے200 ملین سے زائد کا حصہ ڈالا ہے۔مجوزہ تکنیکی معاونت کا مقصد نگرانی اور نفاذ کی صلاحیت کو بہتر بنا کر آلودگی کے بحران کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کرنا ہے،ریگولٹری اوردیگر اداروں میں باہمی تعاون بڑھانا،آلودگی کے خطرات اور آلودگی کو کم کرنے کے لیے سرمایہ کاری کے طریقوں سے متعلق شعور اجاگر کرنا اور اس بحران کی طرف سرمایہ کاری اور عوامی ترجیحات میں اضافہ شامل ہے۔

اثرات	دریائے راوی، پاکستان میں پانی کے معیار میں بہتری

پراجیکٹ کے ماحصل	
ماحصل کی تفصیل	دریائے راوی کے ماحولیاتی پانی کے انتظام میں بہتری
ماحصل کی جانب پیش رفت	

عمل درآمد کی جانب پیش رفت	
پراجیکٹ کی کامیابیوں کی تفصیل	1۔ دریائے راوی کی جامع صورت حال کا جائزہ مکمل کرلیا گیا ہے 2۔ دریائے راوی کے لیے ماحولیاتی پانی کا انتظام مکمل کرلیا گیا ہے
عمل درآمد کی پیش رفت	

کی صورت حال(کامیابیاں،سرگرمیاں اورمسائل)	
جغرافیائی محل وقوع	دریائے راوی،پنجاب

ماحولیاتی اورسماجی اثرات کا خلاصہ	
ماحولیاتی اثرات	
غیررضاکارانہ آبادکاری	
مقامی لوگ/قدیم باشندے	
اسٹیک ہولڈرز کاابلاغ،شرکت اورمشاورت	
پراجیکٹ کے ڈیزائن کے دوران	دیگرلوگوں اور اداروں کے علاوہ مندرجہ ذیل اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کی گئی اور وہ تکنیکی معاونت/TAکے تصوراتی عمل میں شریک ہوئے:پاکستانEAD، پاکستان پلاننگ کمیشن، پاکستان، پاکستان کمیشن برائے انڈس واٹرز،پنجابPP&DB ، پنجابEPD,PID,PAD ، ، پنجابHUD&PHED ، پنجابLG&CD ،پنجابP&SHD,PFD ،پنجابICID ، پنجابPWD,LDA,LWMC ، لاہور واسا، اربن یونٹ،ڈبلیوڈبلیو ایف-پاکستان،NIBGE ، فاسٹ یونیورسٹی لاہور،NEC,IWMI ،عالمی بینک، یورپی یونین
پراجیکٹ کے عملدرآمد کے دوران	

کاروباری مواقع	
مشاورتی خدمات	ADBتکنیکی معاونت کے دو نتائج اور معیار کی بنیاد پر انتخاب کا طریقہ کار استعمال کرتے ہوئے سربراہی کے لیے ایک بین الاقوامی کنسلٹنگ فرم منتخب کرے گا۔ جس میں ایک مکمل تکنیکی تجویز؛ نتائج کی بنیاد پر شرائط؛ کارکردگی کی بنیاد اور معیار کی درکار سطح اور ترسیل کی مقدار کے مطابق رقم کی تھوڑی بہت اور کام کے دوران ادائیگی کا معاہدہ شامل ہے۔ ADB کم معیار کے نتائج کے لیے ادائیگی کو کم یا برقرار رکھ سکتا ہے اور اعلی معیار کی پیداوار کے لیے ایک پریمیم ادا کرسکتا ہےجس پر پہلے درجے والے بولی دہندہ کو ترجیح دی جائے گی۔بولی جیتنے والی فرم ایک قابل اعتماد سائنسی تشخیصی مرکز کے طور پر کام کرے گی اور منصوبہ سازی کے عمل کی سہولت پیدا کرنے کےلیے چینج مینجمنٹ ایجنٹ کے طور پر باقاعدگی سے حکومت اور دیگر کلیدی شراکت داروں سے رابطہ قائم کرے گی۔ADB کنسلٹنٹ کو ذیل میں ADB کی پروکیورمنٹ پالیسی (2017، جس میں وقتاً فوقتاً ترامیم ہوتی ہیں) سے منسلکہ منصوبے کی انتظامی ہدایات اور / یا اسٹاف ہدایات کے تحت مصروف عمل کرے گا۔6 TASF ،PRCF اور WFPF کمپنی کو مصروفیت کی لاگت ادا کریں گے(ضمیمہ2)۔مشاورتی فرم اپنے معاہدے میں پروکیورمنٹ کے طریقہ کار کا استعمال کرتے ہوئے اس کے چھوٹے، کم قیمت والے مال یا فکسڈ اثاثوں کی خریداری کی تجویز کو شامل کر سکتی ہے جیسا کہ دفتری سازو سامان یا آلودگی کے نمونوں کا جائزہ لینے والے آلات وغیرہ۔کسی بھی پروکیورمنٹ میں ADB پروکیورمنٹ پالیسی (2017، جس میں وقتاً فوقتاً ترامیم ہوتی ہیں) اور ADB قرض دہندگان کےلیے پروکیورمنٹ ضوابط (2017، جس میں وقتاً فوقتاً ترامیم ہوتی ہیں) کی تعمیل کی جائے گی۔
پروکیورمنٹ	کنسلٹنگ فرم خریداری کے طریقہ کار کا استعمال کرتے ہوئے چھوٹے، کم قیمت والے سامان یا فکسڈ اثاثوں کی خریداری، جیسے دفتری سامان یا آلودگی نمونے کا سامان کو اپنے معاہدے میں شامل کرنے کی تجویز دےسکتی ہے۔ کسی بھی پروکیورمنٹ میں ADB پروکیورمنٹ پالیسی (2017، جس میں وقتاً فوقتاً ترامیم ہوتی ہیں) اور ADB قرض دہندگان کےلیے پروکیورمنٹ ضوابط (2017، وقت مقرر کردہ وقت کے طور پر) کی تعمیل کی جائے گی۔

ADBکا ذمہ دارافسر	طیب، احسن
ADBکا ذمہ دارمحکمہ	سنٹرل اور ویسٹ ایشیاءڈیپارٹمنٹ
ADBکا ذمہ دارڈویژن	ماحول، قدرتی وسائل اور زرعی ڈویژن، CWRD
عملدرآمد کرنے والی ایجنسیاں	پنجاب ماحولیاتی تحفظ ڈیپارٹمنٹ

گیٹ نمبر 8، نیشنل ہاکی اسٹیڈیم،قدافی اسٹیڈیم، فیریورپورہ، لاہورپاکستان

نظام الاوقات	
تصوراتی خاکہ کی وضاحت	27اکتوبر2017
حقائق کی جانچ پڑتال	08اکتوبر2017 تا13اکتوبر 2017
MRM	-
منظوری	12دسمبر2017
آخری جائزہ مشن	-
آخری PDSاپ ڈیٹ	12مارچ 2018

تکنیکی معاونت9463-PAK

سنگ میل					
منظوری	دستخط کرنے کی تاریخ	مؤثر ہونے کی تاریخ	اختتام		
			اصل	نظرثانی	حقیقی
12دسمبر2017	11جنوری2018	11جنوری2018	30ستمبر2019	-	-

ADB	مالیت کاری	مالیاتی منصوبہ/تکنیکی معاونت کا استعمال				مجموعی رقوم		
		ہم منصب				کل	تاریخ	رقم
		حکومت	استفادہ کنندگان	پراجیکٹ اسپانسر	دیگر			
460,000.00	750,000.00	0.00	0.00	0.00	0.00	1,210,000.00	12دسمبر2017	0.00

پراجیکٹ کا صفحہ	https://www.adb.org/projects/51324-001/main
درخواست کی معلومات	http://www.adb.org/forms/request-information-form?subject=51324-001
تاریخ اجزاء	11مئی 2018

پراجیکٹ ڈیٹا شیٹ(PDS) میں پراجیکٹ یا پروگرام کی معلومات کا خلاصہ موجود ہوتاہے: کیونکہPDS میں کام جاری ہوتاہے، اس لیے اس کے ابتدائی مسودے میں بعض معلومات شامل نہیں کی جاسکتیں لیکن جب یہ دستیاب ہوتی ہیں جو انہیں شامل کر لیاجاتاہےمجوزہ پراجیکٹس سے متعلق معلومات ابتدائی اور اشاراتی نوعیت کی ہوتی ہیں۔

ADB اس پراجیکٹ ڈیٹا شیٹ (PDS) میں دی گئی معلومات کو اپنے استعمال کنندگان کے لیے ایک ذریعہ کے طورپر بغیر کسی یقین دہانی کے فراہم کرتاہے۔ ADB اعلی معیار کے مندرجات فراہم کرنے کی کوشش کرتاہے لیکن جو معلومات فراہم کی جاتی ہیں وہ"جیسے ہیں "اسی کی بنیاد پر بغیر کسی قسم کی گارنٹی کے فراہم کی جاتی ہیں۔ADB کسی بھی معلومات کی درستگی یا حتمی ہونے کے حوالےسے کسی بھی قسم کی کوئی گارنٹی نہیں دیتاہے۔